۱۶۳/۳۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام درج ذیل مسئلہ کے بارے میں:

B4U کا کاروبار یہ ہے: پراپرٹی کا کاروبار، مختلف ریسٹورنٹ، مختلف پروڈکٹ کی ٹریڈنگ اور ٹیکسی سروس، وغیرہ۔ انہوں نے گوگل پر ایک B4U گلوبل ویب سائٹ بنائی ہے، جس کو آن لائن کاروبار کے لیے بنایا گیا ہے، اس میں میں نے 20 ہزار روپے انویسٹ کیے اور 2 مہینے 8 دنوں میں مجھے 4598 روپے منافع ہوا، اس کے علاوہ اس میں کوئی محنت کی ضرورت نہیں، بس صرف ID کو دیکھتے رہنا ہے، جو پیسے انویسٹ ہوئے، اس کی بنیاد پر منافع بنتا رہے گا، جو فی الحال دن کا 58 روپے بن رہا ہے۔

آپ حضرات کو بتاتا چلوں کہ مذکورہ بالا معلومات کے بارے میں، میں نے کوئی تحقیق خود سے نہیں کی، بلکہ یہ سب دوستوں سے سنا ہے اور انٹرنیٹ میں دیکھا ہے۔ شریعت کی روشنی میں جائز ہے یا نہیں؟ جواب کا منتظر ہوں۔

المستفتی: حسن بن سبز علی خان (03419645680)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الجواب حامداً و مصلیاً

بی فار یو (B4U) ایک ملٹی نیشنل کمپنی ہے جس کی آفیشل ویب سائٹ پر اس کا تعارف یوں ہے:

"B4U a Secure Cryptocurrency Trading Company its Infrastructure Facilitates Investment in the Cryptocurrencies industry with Daily Profit Growth on Investment. B4U is group of people who have large experience of trading, investment tricks and market scope.

By using their skills and expertise we trade your investment in the market and earn profit. our major investment domains are as following:

- Investment in property deals
- Investment in Crypto Exchange
- Investment in Information Technologies
- Investment in Transport Services
- Investment in Trading". [https://www.b4uglobal.com/]

ترجمہ:

"بی فار یو کرپٹو کرنسی کی تجارت کرنے والی ایک محفوظ کمپنی ہے جس کی ساخت کرپٹو کرنسی کی صنعت میں سرمائے پر یومیہ بڑھتے ہوئے منافع کے ساتھ انویسٹمنٹ کی سہولت مہیا کرتی ہے، بی فار یو ایسے لوگوں کا گروپ ہے جن کے پاس تجارت، سرمایہ کاری کے غرائب اور مارکیٹ کے دائرہ کار کا بڑا تجربہ ہے، ان کی صلاحیت اور مہارت کو بروئے کار لا کر ہم

آپ کے سرمائے کو تجارت میں لگا کر منافع کماتے ہیں، ہماری سرمایہ کاری کے بنیادی میدان یہ ہیں: پراپرٹی، کرپٹو تجارت، انفارمیشن ٹیکنالوجی، مواصلات اور تجارت میں سرمایہ کاری"۔

واضح رہے کہ بی فاریو کے کاروبار مختلف ہیں، ان میں کچھ بنیادی طور پر حلال ہیں (جیسے ٹیکسی سروس، سوسائٹی بلڈنگ وغیرہ)، کچھ ناجائز ہیں (جیسے الفا ٹی وی چینل وغیرہ) اور کچھ مشکوک ہیں (جیسے کرپٹو کرنسی)۔

بی فاریو اور ملٹی لیول مارکیٹنگ:

بی فاریو بظاہر ملٹی لیول مارکیٹنگ (التسويق الشبكي) سے بھری ہوئی ہے، جس کے جواز پر مستقل اشکال کے علاوہ یہ بات کسی پر مخفی نہیں کہ یہ ایک ایسا بزنس ماڈل ہے جسے معیشت کی دنیا میں عملاً ناکام سمجھا جاتا ہے۔

ملٹی لیول مارکیٹنگ میں درج ذیل خرابیاں ہیں:

۱. ملٹی لیول مارکیٹنگ جس میں نفع کا دارومدار ممبر سازی پر ہوتا ہے، ایک مثلث کی شکل میں پھیلتا ہے، اس مثلث کے پھیلنے کی ایک حد ہوتی ہے، جس کے بعد عموماً یہ شکل ٹوٹنے لگتی ہے اور ایک مقام ایسا آتا ہے جہاں "رابحین کا نفع، خاسرین کے خسارہ" کے برابر ہو جاتا ہے، یعنی پروڈکٹ خریدنے والے ممبران ادائیگی کر دیتے ہیں، لیکن مصنوعات کو آگے بیچنے میں کامیاب نہیں ہو پاتے۔ ملٹی لیول مارکیٹنگ کی ناکامی کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ اس میں مارکیٹنگ (سمسرہ) کے بجائے خرید و فروخت (sale & purchase) کا معاملہ کیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے اگر مال آگے نہ بک سکا یا نیا ممبر نہ بنا تو آخری ممبر خسارے میں چلا جاتا ہے۔

۲. اس طریقہ کار میں کمپنی کی مصنوعات کھلی مارکیٹ میں فروخت نہیں ہوتیں، بلکہ پہلے صرف ممبران کو مصنوعات دی جاتی ہیں اور پھر ممبران کے ذریعے خریدار کو وہ مصنوعات ملتی ہیں، ساتھ ہی کمپنی کی طرف سے اس بات کی بھی ترغیب دی جاتی ہے کہ آپ مزید ممبر بنائیں اور کمپنی کی مصنوعات فروخت کریں، اس پر کمپنی آپ کو کمیشن / منافع دے گی، پھر یہ کمیشن صرف ان خریداروں تک محدود نہیں ہوتا جن کو اس پہلے شخص نے ممبر بنایا ہے، بلکہ ان

ممبران سے آگے جتنے ممبر بنتے ہیں، ان کی خریداری پر بھی اس شخص کو کمیشن ملتا رہتاہے۔

نتیجۃً ایسی کمپنیوں کا مقصد مصنوعات بیچنا نہیں ہوتا، بلکہ کمیشن اور منافع کا لالچ دے کر لوگوں کو کمپنی کا ممبر/ ڈسٹری بیوٹر بنانا ہوتا ہے اور ایک تصوراتی اور غیر حقیقی منافع اور کمیشن کا وعدہ کرکے لوگوں کو کمپنی میں شامل کر لیا جاتا ہے، کمیشن کی حیثیت ریڑھ کی ہڈی کی سی ہوتی ہے اور مصنوعات ثانوی درجہ رکھتی ہیں اور معاملات میں مقاصد ومعانی کا اعتبار ہوتا ہے، الفاظ وعبارات کا نہیں۔ اس طرح کی کمپنیوں کی مصنوعات کی قیمتیں بھی بازار میں موجود ہم مثل مصنوعات سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہیں۔

۳. یہ مثلث تجارتی نظام سودی نظام کے متشابہ ہے، اس میں اوپر کے ممبران کے پاس دولت جمع ہونے لگتی ہے اور نیچے کے ممبران دولت سے محروم رہتے ہیں، عالمی پیمانے پر بھی اس طریقہ کار کو مسترد کیا جاتا ہے کہ اس میں ممبر سازی کے ذریعہ پورا معاشرہ لپیٹ میں آکر اقتصادی بحران کا شکار ہو جاتا ہے۔ سودی نظام کی ایک بڑی خرابی دولت کی غلط تقسیم کار ہے اور اس مارکیٹنگ میں مذکورہ خرابی سود سے بھی زیادہ ہے۔

٤. ملٹی لیول مارکیٹنگ پر چلنے والی کمپنیوں میں بلا واسطہ کسی کو ممبر بنانے میں ڈسٹری بیوٹر/ ممبر کی محنت کا دخل ہوتا ہے جس کی اجرت لینا جائز ہے، لیکن بغیر کسی محنت ومشقت کے بالواسطہ بننے والے ممبروں اور ان کی آگے خرید وفروخت کی وجہ سے ملنے والی اجرت لینا جائز نہیں۔

بی فار یو سرمایہ کاری کے نام پر فنڈز اکٹھا کرنے کی مجاز نہیں:

کمپنی کا دعوی ہے کہ وہ سکیورٹیز اینڈ ایکس چینج کمیشن آف پاکستان (SECP) کے پاس رجسٹرڈ ہے، لیکن ایس ای سی پی خود اس کی وضاحت کر چکا ہے کہ مذکورہ کمپنی عوام سے سرمایہ کاری کے نام پر فنڈز اکٹھا کرنے کی مُجاز نہیں، 19 نومبر 2019 کو ان کے آفیشل پیج پر شائع ہونے والا ایک نوٹس ملاحظہ ہو:

"سکیورٹیز اینڈ ایکس چینج کمیشن آف پاکستان کی جانب سے عوام الناس کو ان کے مفاد میں متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ جعلی سرمایہ کاری اور پانزئی سکیموں جن میں عوام کو پُرکشش اور غیر حقیقی منافع کا لالچ دیا جائے، میں سرمایہ کاری کرنے سے گریز کریں.........................

.........................اس کے علاوہ، ایس ای سی پی کو بی فور یو (B4U) نامی ایک کمپنی کے متعلق بھی متعدد شکایات موصول ہوئی ہیں، یہ کمپنی بھی مختلف سرمایہ کاری سکیموں کے

نام پر عوام سے فنڈز اکٹھا کر رہی ہے جو کہ خلاف قانون ہے، واضح رہے کہ مذکورہ کمپنی "بی فور یو" ایس ای سی پی کے ساتھ رجسٹرڈ نہیں ہے، جبکہ اس کی کاروباری سرگرمیاں بھی غیر قانونی ہیں، عوام الناس کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ ایسی سکیموں سے گمراہ ہو کر اپنا قیمتی سرمایہ خطرہ سے دوچار نہ کریں،ایس ای سی پی کی جانب سے یہ انتباہ ان تمام سٹیک ہولڈرز اور عوام کے مفاد کے تحفظ کے لئے جاری کیا جا رہا ہےجو کہ ان کمپنیوں کے ساتھ کسی بھی قسم کا لین دین کر رہے ہیں۔

واضح رہے کہ کسی کمپنی کی ایس ای سی پی سے رجسٹریشن کا قطعاً یہ مطلب نہیں ہوتا کہ یہ کمپنی عوام سے سرمایہ کاری کے نام پر فنڈز اکٹھا کر سکتی ہے، سرمایہ کار کمپنیوں کو اپنے کاروبار کی رجسٹریشن کے علاوہ مخصوص سرمایہ کاری کی اسکیموں جیسے کہ سٹاک مارکیٹ میں سرمایہ کاری، میوچل فنڈز، رئیل اسٹیٹ مینجمنٹ اسکیموں، زندگی بیمہ اور جنرل انشورنس، مضاربہ کمپنیوں، لیزنگ کا کاروبار وغیرہ کے لئے ایس ای سی پی سے لائسنس کا اجراء کیا جاتا ہے، مالیاتی کمپنیوں کے لائسنس کمپنی اور متعلقہ افراد کی باقاعدہ جانچ پڑتال اور متعلقہ قانون کی شرائط کو پورا کرنے سے مشروط ہوتے ہیں"۔

اس رجسٹریشن کے نہ ہونے کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ اگر کوئی کمپنی ایسی صورت حال میں لوگوں سے سرمایہ جمع کر کے بھاگ جاتی ہے، تو ان سے قانونی طور پر مؤاخذہ مشکل ہو گا۔

بی فار یو اور فتاویٰ کا غلط سہارا:

کمپنی کے ذمہ داران مختلف دار الافتاء سے عمومی نوعیت کے فتاویٰ حاصل کر کے اسے اپنے خاص کاروبار کے لیے دلیل بناتے ہیں، جبکہ ان استفتاءات میں کمپنی کے کاروبار کی تفصیلات ہی نہیں لکھی گئیں اور نہ ہی اب تک کسی معتبر جگہ سے ان حضرات کو کمپنی کے نام سے جواز کا کوئی فتویٰ ملا ہے۔

ان کی آفیشل ویب سائٹ پر ایک فتویٰ نقل کیا گیا ہے جس میں مضاربت کی تفصیلات بتائی گئی ہیں، یعنی مذکورہ فتوے کا نہ ہی کمپنی کے بنیادی کاروبار سے کوئی تعلق ہے اور نہ ہی ان کا نام مذکور ہے، بظاہر اس فتوے کے ذریعہ کمپنی کے کاروبار کا جواز ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے، چنانچہ ایک عام آدمی کے لیے اس میں دھوکا ہے، کیوں کہ عوام تو "فتویٰ" کے نام ہی پر اعتماد کرتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ بی فاریو کمپنی میں مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر سرمایہ کاری سے اجتناب **ضروری ہے** :

- کمپنی کا کام بنیادی طور پر جائز، ناجائز اور مشتبہ سرگرمیوں سے مخلوط ہے۔
- کاروباری سرگرمی کا بڑا حصہ ملٹی لیول مارکیٹنگ پر مشتمل ہے۔
- مذکورہ کمپنی قانونی طور پر عوام سے سرمایہ وصول کرنے کی مجاز نہیں۔
- یہ حضرات اپنے کاروبار کو شرعاً جائز ثابت کرنے کے لیے عمومی نوعیت کے فتاویٰ کا سہارا لے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں جیسے کہ فلاں فلاں دار الافتاء نے ان کے کام کا جائزہ لے کر اسے جائز قرار دیا ہو، جبکہ حقیقت میں ایسا کچھ نہیں، یہ محض جعل سازی معلوم ہوتی ہے۔

لما في القرآن الكريم:

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَأۡكُلُوٓاْ أَمۡوَٰلَكُم بَيۡنَكُم بِٱلۡبَٰطِلِ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَٰرَةً عَن تَرَاضٖ مِّنكُمۡۚ وَلَا تَقۡتُلُوٓاْ أَنفُسَكُمۡۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُمۡ رَحِيمٗا ﴾ النساء: ٢٩

وفي صحيح البخاري:

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الحَلاَلُ بَيِّنٌ، وَالحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ، فَمَنْ تَرَكَ مَا شُبِّهَ عَلَيْهِ مِنَ الإِثْمِ، كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ أَتْرَكَ، وَمَنِ اجْتَرَأَ عَلَى مَا يَشُكُّ فِيهِ مِنَ الإِثْمِ، أَوْشَكَ أَنْ يُوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ، وَالمَعَاصِي حِمَى اللهِ مَنْ يَرْتَعْ حَوْلَ الحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ»

(كتاب البيوع، باب: الحلال بيّن والحرام بيّن، ح٢٠٥١، ٥٣/٣، دار طوق النجاة)

وفي صحيح مسلم:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: «نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ، وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ». (كتاب البيوع، باب بطلان بيع الحصاة، والبيع الذي فيه غرر، ح١٥١٣، ١١٥٣/٣، دار إحياء التراث العربي)

وفي **المبسوط** للسرخسي:

"الغرر ما يكون مستور العاقبة". (كتاب البيوع، مسألة شراء اللبن في الضرع: ١٩٤/١٢، دار المعرفة)

وفي **الأشباه والنظائر** لابن نجيم:

"القاعدة الثانية: إذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام". (النوع الثاني من القواعد: ص٩٣، دار الكتب العلمية)

وفي **شرح القواعد الفقهية**:

"العبرة في العقود للمقاصد والمعاني لا للألفاظ والمباني". (القاعدة الثانية، ص:٥٥، ط: دارالقلم)

وفي **حجة الله البالغة**:

"ومنها أن يقصد بهذا البيع معاملة أخرى يترقبها في ضمنه أو معه". (البيوع المنهي عنها: ٢/ ١٦٩، دار الجيل)

وفي **رد المحتار**:

"المراد بالمال ما يميل إليه الطبع ويمكن ادخاره لوقت الحاجة، والمالية تثبت بتمول الناس كافة أو بعضهم، والتقوم يثبت بها وبإباحة الانتفاع به شرعا؛ فما يباح بلا تمول لا يكون مالا كحبة حنطة وما يتمول بلا إباحة انتفاع لا يكون متقوما كالخمر، وإذا عدم الأمران لم يثبت واحد منهما". (كتاب البيوع: ٤/ ٥٠١، دار الفكر) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه: سيد محمد زبير بن سيد شاه شميم الدين أحمد

دار الإفتاء بالجامعة الفاروقية، بكراتشي

١٤٤٢/٢/١هـ ٢٠٢٠/٩/١٩م

الجواب صحيح

١٤٤٢/٢/٦هـ

الجواب صحيح

١٤٤٢/٢/٦هـ